ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

سلسلہ الجدید جلد ۲ نمبر

ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

نمبر سلسلہ القدیم جلد ۵

سرچہ گویم با تو گر آئی بچادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عنہ۲

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم ۔ جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے بعام قیمت پیشگی عہ۲

عام قیمت مابعد سے ۔ فی پرچہ ۲ر جو صاحب ربع اجرار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لیجائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔ توکل علی اللہ ۔ اور بقیہ صہر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسر مو دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوئم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا ۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ
اس کی نظیر دنیوی رشتوں
اور تعلقوں اور تمام
خادمانہ حالتوں میں پائی
نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔
پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

بدرِ مسیح

مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - تازہ الہام - زمین کہتی ہے۔

یانبی اللّٰہ کنت لا اعرفک

ترجمہ - اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی۔

یخرج ھمہ وغمہ دوحۃ اسمٰعیل فاخفہا حتی یخرج۔

ترجمہ - اس کا ہم اور غم باہر نکال دیگا - اسماعیل کے درخت کو پس اس کو پوشیدہ رکھ - یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے۔

"ایک دانہ کس کس نے کھانا۔"

۸ - فروری ۱۹۰۶ء - خواب میں دیکھا گیا تھا - کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے - میں کہتا ہوں - کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا - اور اگر پانی بھی نہ ملیگا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا - میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے - کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے - اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الٰہی ہے - جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا۔

۱۰ - فروری ۱۹۰۶ء - دیکھا - کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے - ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے - میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں - صرف تعلیم پاتے ہیں - پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا - آسمان کی طرف مونھ کر کے ایک دو باتیں کیں - جو سمجھ میں نہیں آئیں - پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ **سلام** اور چلا گیا

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - الہام ہوا - پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا - اب ان کی دلجوئی ہوگی

ایک پوشیدہ خبر شائع ہونیکی پیشگوئی

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - اول کسی نے کہا - کرنسی نوٹ پھر ایک کتاب مجھے دی گئی - گویا وہ کرنسی نوٹ تھے - اور پھر الہاماً میری زبان پر جاری ہوا -

دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا۔

(فرمایا - اخبار سے مراد خبر ہے)

ہفتہ قادیان

۱ - حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں۔

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔

۳ - حضرت مولوی محمد احسن صاحب اسی جگہ قیام پذیر ہیں - اور بعض ضروری تصانیف میں مصروف ہیں

۴ - اس ہفتہ میں بیرون جات سے خاں صاحب عبد المجید خاں صاحب بمعہ چند دیگر احباب کے کپورتھلہ سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مدرسہ قادیان

۱۴ - فروری ۱۹۰۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے جناب رائے صاحب جگل کشور صاحب سینیر اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ امرتسر تشریف لائے - عاجز راقم بھی بوجہ اس کے کہ مدرسہ کے معاملات کے ساتھ پرانی دلچسپی ہے - صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا - صاحب موصوف ایک خلیق افسر ہیں - آپ نے جماعت پنجم کا امتحان کیا - اور ۱۵ کو بھی مدرسہ کا معائنہ فرمائیں گے - ۱۷ کو جناب گاڈ وے صاحب انسپکٹر تشریف لائیں گے - اور مدرسہ کا معائنہ کریں گے - باقی حالات ہفتہ آیندہ کے اخبار میں درج کئے جائیں گے

ڈائری

القول الطیب

۱۱ - فروری ۱۹۰۶ء - فرمایا - بڑے شکر کی بات ہے - کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو دعائیں کی جاتی ہیں - وہ اکثر قبول ہوتی ہیں - قضاء و قدر تو رک نہیں سکتی - اور اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک کام کرتا ہے - لیکن اکثر دعاؤں میں اپنی مراد کے مطابق کامیابی ہو جاتی ہے - اور ایک قطعی اور یقینی امر یہ ہے - کہ دعا کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہونے والا ہو - جواب ضرور مل جاتا ہے - خواہ وہ جواب حسب مراد ہو - اور خواہ خلاف مراد ہو۔

فرمایا - زلزلہ کے بارے میں میں نے یہ توجہ نہیں کی کہ کب اور کس وقت واقع ہوگا - کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ اللہ تعالیٰ اس میں اخفا چاہتا ہے - انسان کے ملکی رازوں میں بھی اخفا ہوتا ہے - ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے کاموں میں بھی اخفا ہوتا ہے اس واسطے میں ڈرتا ہوں - کہ اس کے متعلق زیادہ دریافت کرنے کی کوشش کرنا کہیں بے ہودگی نہ سمجھی جاوے - تاہم اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے - وہ دعا کرنیسے ناراض نہیں ہوتا - لکھا ہے - کہ جب آں حضرت کو کہا گیا کہ اگر تو فلاں اشخاص کے متعلق ستر دفعہ بھی دعا کرے - تب بھی قبول نہ ہوگی - تو آں حضرت نے کہا - کہ میں ستر سے بھی زیادہ دفعہ دعا کروں گا - ایسا ہی حضرت ابراہیم نے قوم لوط کے متعلق مجادلہ کیا - حالانکہ مجادلہ کرنا سوء ادب ہے - کیونکہ مجادلہ میں بے دلیل درخواست ہوتی ہے - لیکن چونکہ یہ دعا کا رنگ تھا - خدا تعالیٰ نے اس کو ناپسند نہیں فرمایا۔

فرمایا - زلزلہ کے متعلق بہت خطرہ ہے - اور اس کا علاج بجز دعا کے اور کچھ نظر نہیں آیا - راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں دعائیں کرو - تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

ایک شخص نے سوال کیا - کہ میت کے ساتھ جو لوگ روٹیاں پکا کر یا اور کوئی شے لے کر باہر قبرستان میں لے جاتے ہیں - اور میت کو دفن کرنے کے بعد مساکین میں تقسیم کرتے ہیں - اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا - سب باتیں نیت پر موقوف ہیں اگر یہ نیت ہو - کہ اس جگہ مساکین جمع ہو جایا کرتے ہیں اور مردے کو صدقہ پہنچ سکتا ہے - ادھر وہ دفن ہو - اور مساکین کو صدقہ دے دیا جاوے - تاکہ اس کے حق میں مفید ہو - اور وہ بخشا جاوے - تو یہ ایک عمدہ بات ہے - لیکن اگر صرف رسم کے طور پر یہ کام کیا جاوے - تو جائز نہیں ہے - کیونکہ اس کا ثواب نہ مردے کے لیئے اور نہ دینے والوں کے واسطے اس میں کچھ فائدے کی بات ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ کسی شخص کے مر جانے پر جو اسقاط کرتے ہیں - اس کے متعلق کیا حکم ہے - فرمایا یہ بالکل بدعت ہے - اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سنت اور حدیث سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔

نظم میاں محمود احمد صاحب

میاں اسحاق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
ہر اک منہ سے یہی آواز آتی ہے ۔ مبارک ہو
دعا کرتا ہوں میں بھی ہاتھ اٹھا کر حق تعالیٰ سے
کہ اپنی خاص رحمت سے وہ اس شادی میں برکت دے
خدایا اس نبی پر اور بیٹے پر فضل کر اپنا
اور ان کے دل میں پیدا جوش کر دے دین کی خدمت کا
کلام پاک کی الفت کا ان کے دل میں گھر کر دے
نبی سے ہو محبت اور تعشق ان کو تجھ سے
ہر اک دشمن کے شر سے تو بچانا اے خدا انکو
ہمیشہ کے لئے رحمت کا تیری ان پہ سایہ ہو
ہمیشہ کے لئے ان پر ہوں یا رب برکتیں تیری
دعا کرتا ہوں یہ تجھ سے خدایا سن دعا میری
انہیں صبح و مسا دین اور دنیا میں ترقی دے
نہ ان کو کوئی چھوٹا سا بھی آزار اور دکھ پہنچے
عطا کر ان کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولیٰ
ہمیشہ ان پہ برسا ابر اپنے فضل و رحمت کا
میں اگلے شعر پر کرتا ہوں ختم اس نظم گویا رو
ایمان کے واسطے تم بھی خدا سے کچھ دعا مانگو
بہت سا یاد ہے اے محمود یہ مصرعہ میرے دل کو
مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

اخبار وفادار میں ایک نظم مسلمانوں کی موجودہ حالت پر چھپی ہے ۔ چند شعر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ۔

کہاں اب وہ فروغ ملت بیضا رہا باقی
فقط دنیا میں ہے اک نام اسلام کا باقی
رہیں سورج کی یہ کرنیں ڈوبنے والی کوئی دم میں
نہ وہ گرمی نہ وہ تیزی نہ اس میں ہے ضیا باقی
کہاں ہیں وہ عقیدے وہ ارادے کیا ہوئی ہمت
نہ دولت ہے نہ حشمت ہے نہ کچھ صدق و صفا باقی
مسلمان نام کے ہیں ہم نہیں ہم میں مسلمانی
لٹا سب قافلہ یہ رہ گئے ہیں نقش پا باقی
کسی کے ہم شریک حال ہوں یا کام آئیں کچھ
جو ہمدردی کریں ہم میں نہیں اس کا پتا باقی
کریں گے قوم کی کیا خیر خواہی اور ہمدردی
نہ ہو جن میں کہ کچھ بھی بوئے انس اقربا باقی
اسی پر فخر کرتے ہیں اسی پر ناز ہے ہم کو
گئی دولت مگر گھر میں تو ہے اک بوریا باقی
ہماری قوم سوتی ہے کچھ ایسی بے خبر ہو کر
سوا اک سانس کے اور کچھ نہیں اس میں رہا باقی

کیا حالت آسمانی مصلح کی ضرورت کو ظاہر نہیں کرتی ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نیا عجیب و غریب رسالہ دار الامان سے

ہم نے ایک ماہی رسالہ قادیان سے نکالنا چاہا ہے ۔ جس کے **ایڈیٹر صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب ہیں ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس رسالہ کا نام **تشحید الاذہان** تجویز فرمایا ہے اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین درج ہوا کریں گے ۔
(۱) اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کی وہ تقریریں جو آپ کو عورتوں کو وعظ کے طور پر سنایا کرتے ہیں ۔ وقتاً فوقتاً درج ہوا کریں گی (۲) مکتوبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن (۳) مسائل شرعیہ (۴) سوانح مشاہیر اسلام (۵) مخالفین اسلام کے دندان شکن جواب (۶) عربی کی تعلیم کے لئے آسان طریقے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ پہلا پرچہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگا ۔ سالانہ قیمت پیشگی ۱۲ / ہے ۔

درخواستیں بنام مینیجر رسالہ تشحید الاذہان قادیان آئیں

پچیس فروری والے الہام کا مطلب

ایک دوست نے حضرت سے دریافت کیا ۔ کہ کیا اس الہام کا یہ مطلب ہے ۔ کہ ہم لوگ پچیس فروری کے بعد باہر میدانوں میں چلے جاویں ۔ فرمایا ۔ نہیں ۔ اس کا یہ مطلب تا حال مجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا ۔ اور نہ اس کی بنا پہ مکانوں کو چھوڑنا چاہیے ۔

مبارکباد

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب قاضی امیر حسین صاحب اول مدرس دینیات کے ہاں فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے ۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے لڑکے کا نام فضل حق رکھا ۔ قریب دس ماہ کا عرصہ گذرا ہے ۔ کہ قاضی صاحب موصوف کا جوان لڑکا عزیز محمد شاہ مرحوم فوت ہوا تھا ۔ بعد کئی دوستوں نے اور خود قاضی صاحب نے اور اس عاجز نے بھی (کیونکہ قاضی صاحب موصوف کے واسطے دعا کی جاتی تھی ۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں عظیم صدمہ کے بعد نعم البدل عطا فرماوے ۔) یہ خواب دیکھے تھے کہ عزیز محمد شاہ گویا کہیں گیا ہوا ہے ۔ اور پھر واپس آگیا ہے ۔ اس عالم سے جا کر پھر واپس آنے کے یہی معنے ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں ایک لڑکا عطا فرمایا ۔ فالحمد للہ ۔ اللہ تعالیٰ اس فضل حق کو قاضی صاحب اور دیگر لواحقین اور احباب کے واسطے موجب فضل حق بنائے اور اس کو نیکی اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماوے ۔ اور خادم دین بنائے ۔ آمین ثم آمین ۔
(۲) مخدومی مولوی شیر علی صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کے لڑکے کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عبد الرحمان رکھا ۔ خدا اسے اسم بامسمیٰ بنائے ۔ آمین ۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible] لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فیصدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا ۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ۔ مینیجر کو اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔

اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے ۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا ۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا

ثناء اللہ کا فیصلہ ہوگیا

آج کل کے اہلحدیث کا نمونہ

ہمہ کارش ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کز و سازند محفلہا

ثناء اللہ کے فیصلہ سے اس وقت ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ غزنوی وغیرہ مولویوں نے اس پر جو کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ کیونکہ باوجود ثناء اللہ کی بہت کوشش کے تاحال اس کے استاد الاستاد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور پھر خود غزنوی صاحبان جو اصل موجد فتوے کے تھے۔ اب تک اس کے مخالف ہیں اور اس کو کافر جانتے ہیں۔ لیکن اس جگہ فیصلہ سے مراد اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ ابھی ایک تازہ تحریر کے ساتھ اس نے بالوضاحت یہ ظاہر کر دیا ہے کہ احمدی جماعت کی مخالفت میں وہ راستبازی یا سنجیدگی کی کہاں تک پرواہ رکھتا ہے۔

آہ! اسلام کے واسطے یہ کس مصیبت کا زمانہ ہے اور جو ہمارے علماء ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اسلام کی طرف سے بڑی بڑی کتابیں چھاپتے ہیں۔ اخبارین نکالتے ہیں فتوی لکھتے ہیں۔ قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھاتے ہیں۔ جب ان کے حالاتِ اندرونی ظاہر ہوتے ہیں۔ تو حافظ شیراز کے اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں۔ ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ شیراز کے وقت تو شاید خلوت تک ہی معاملہ محدود تھا۔ مگر اب تو برخلاف اس کے ببانگ دہل دستار و ریش و قش کے ساتھ یہ شہادتیں دی جاتی ہیں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اس کے رو سے جھوٹ بول لو۔ چوری کر لو۔ متقی کے متقی بنے رہو گے ایسے ہی بزرگ علماء کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بھیڑیے نے بھی ان کی حالت میں گرفتار ہونے سے پناہ مانگی تھی۔ کیونکہ بھیڑیا تو اپنے آپ کو بھیڑیا ہی کہتا ہے اور یہ بھیڑیے ہو کر بھیڑوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

یہ واقعات نہایت ہی قابل افسوس ہیں۔ مگر اس وقت جس واقعہ کی طرف میں ناظرین کو متوجہ کرتا ہوں۔ وہ سب سے بڑھ کر تعجب انگیز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ امرتسر سے ایک ہفتہ وار اخبار نکلتا ہے جس کا نام اہلحدیث ہے۔ اس اخبار کے مقاصد اور اغراض جو ہونے چاہئیں۔ خود اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ سوائے بدنام کنندہ نکونامے چند کے اور کوئی بات اس میں پائی نہیں جاتی۔ بالخصوص سلسلہ احمدیہ کے متعلق دروغ بیانی کرنا اور مخلوق کو دھوکہ دینا اس کا شیوہ ہے۔ اس کی نظیریں ہم پہلے بھی دے چکے ہیں جن کا جواب وہ نہیں دے سکا۔ اس اخبار میں کوئی لطیف مضمون تو کبھی ہوا ہی نہیں۔ البتہ اس کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ اردو عشقیہ اشعار کی ایک فہرست اپنے پاس بنا رکھی ہوئی ہے۔ اور موقعہ بے موقعہ ہر صفحہ و کالم میں ان اشعار کو ایسے طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں جس سے آپ کی متانت اور بلند خیالی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ اخبار ہفتہ وار حسب الارشاد مولوی ثناء اللہ صاحب ان کے اپنے مطبع اہل حدیث میں چھپ کر شائع ہوتا ہے۔

اس اخبار کے پرچہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ کالم ۲ میں اخبار بدر کا حوالہ دے کر اہل حدیث نے اپنی سچائی اور راست گوئی کا ایک عجیب ثبوت دیا ہے۔ اس جگہ ہم بدر کی عبارت اور اہل حدیث کی عبارت ایک دوسرے کے سامنے تحریر کر دیتے ہیں تاکہ ناظرین خود اندازہ کر سکیں۔ کہ اس زمانہ میں اہل حدیث کا نمونہ قائم کرنے والے علماء کس پایہ اعتبار تک پہنچے ہوئے ہیں۔

نقل اخبار بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس وقت میری طبیعت علیل ہے اور زیادہ بول نہیں سکتا لیکن ضروری وجہ سے چند کلمات بیان کرتا ہوں۔ کل میں نے سنا تھا۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے کچھ فرق نہیں۔ کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں اور باقی سب عملی حالت مثلاً نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے۔ سو سمجھنا چاہئیے کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی۔ تو اتنے کے واسطے ضرورت نہ تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا۔ اور ایک جماعت الگ بنائی جاتی۔ اور ایک بڑا شور برپا کیا جاتا۔ یہ غلطی دراصل آج نہیں پڑی۔ بلکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑی ہی عرصہ بعد یہ غلطی پھیل گئی۔ اور کئی خواص اور اولیاء اور اہل اللہ کا یہی خیال تھا۔ اگر یہ کوئی ایسا اہم امر ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسی زمانہ میں اس کا ازالہ کر دیتا۔

نقل اہل حدیث مورخہ ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳

خیر آج ہم ناظرین کو خوش خبری سناتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب گرچہ قادیانی کو اتنی مدت خفا رہے ہیں۔ لیکن ایسا مدت کے خوف سے میری ہوئے کہ ہیں۔ آپ نے ۲۷۔ دسمبر کے روز جوابی سبھا کے جلسے میں لیکچر دیا ہے۔ وہ قادیانی اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔ آپ نے اس ایڈیشن لیکچر میں احمدی (مرزائی) اور غیر احمدی میں فرق بتلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"اس فرقہ (مرزائیہ) میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اس کے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ (مرزائی) وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں۔ اور بس باقی سب عملی حالت مثلاً نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے"

بہت خوب لو صاحب! کوہ کندن و کاہ برآوردن پورا ہوگیا۔ ہم چاہتے تو اچھی طرح ثابت کرتے۔ کہ آپ نے اس بیان میں کہاں تک راستی سے کام لیا ہے۔ اور اس حصر کرنے میں آپ نے کہاں تک حسب عادت شریف سچ بولا ہے۔ لیکن آپ بخوف موت مصالحت کی طرف شائق ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس کی تکذیب کرنے سے کیا مطلب۔ اس لئے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ زمانہ قدیم کے معتزلہ اور زمانہ حال کے نیچری تو وفات مسیح کے قائل ہیں۔ پھر ان سے تو آپ کو کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی علیحدگی؟

یہ تو ممکن نہیں۔ کہ اہل حدیث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے کوئی ایسی حدیث تلاش کر لی ہو جس کے رو سے دوسرے کے کلام میں اس قسم کی خیانت کر کے پبلک کو دھوکا دینا جائز ہو گیا ہو کیونکہ نبی کا پاک کلام ایسے ظالمانہ طریقوں کی ہم کبھی کے واسطے تھا نہ کہ ان کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں یورپ امریکہ میں بڑی بڑی ایجادیں ہو رہی ہیں وہاں ہمارے نئے اہل حدیث کو بھی اپنی جدت طبع سے یہ سوجھا ہو۔ کہ کوئی نئی حدیث بنائے۔ اور گذشتہ احکام تقویٰ و دیانت کو منسوخ کر کے ان لوگوں میں شامل ہو جائے۔ جو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق تھے۔

گو بظاہر اہل حدیث کا یہ کام شرع اسلام کے برخلاف ہے۔ تاہم اس میں بھی شریعت اور قرآن اور حدیث کی ایک خدمت اس اہلحدیث نے خود کی ہے اور اس کے ہم قائل ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے سے آخری زمانہ کے علماء کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی تھی کہ وہ یہودی سیرت بن جائیں گے اور خدا کے مسیح کی مخالفت کریں گے۔ اس کا رنگ اعلیٰ درجہ کا نمونہ اس ایڈیٹر جوان نے دکھلایا ہے۔

ہم کی یہ کارروائی ہمارے اور اس کے درمیان ایک فیصلہ کن ہے۔ کیونکہ جب ان لوگوں نے ہماری مخالفت میں یہاں تک

جائز رکھا ہے۔ کہ صریح اور صاف عبارت میں سے آگے پیچھے سے الفاظ کاٹ کر مثل اس شخص کے بنا دیں۔ جس نے کہا تھا کہ میں نماز اس لئے نہیں پڑھتا کہ قرآن شریف میں حکم ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ۔ یعنی نماز کے نزدیک مت جاؤ۔ تو ایسے لوگوں کو ہم بات کیا کہیں گے اور کہنے یا ان کی طرف مخاطب ہونے سے کیا فائدہ۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

اغراض

(۱) انجمن ہذا کی غرض اشاعت اسلام اور ان تجاویز کو سوچنا اور عمل میں لانا ہے۔ کہ جن کے ذریعہ اشاعت اسلام ہوسکے اور ایسے افراد پیدا کرنا ہے کہ جن سے تبلیغ اسلام ہو۔

اراکین انجمن ہذا

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح اس سلسلہ کی امداد کرتا ہو۔ وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

انجمن ہذا کی شاخیں۔

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کریں وہ اس انجمن کی شاخیں ہوں گی۔

انجمن کا انتظام

(۴) اس انجمن کا نظم و نسق ایک مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگا۔ جس کا نام مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔

مجلس معتمدین

(۵) مجلس معتمدین کے عہدیدار صدر انجمن احمدیہ کے عہدیدار سمجھے جائیں گے

(۶) مجلس معتمدین کے ماتحت انتظام کرنے کے لیے بالفعل چار مجالس انتظامیہ ہوں گی۔

(الف) مجلس اشاعت اسلام

(ب) مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

(ج) مجلس تعلیم

(د) مجلس انتظام امور متفرقہ

نوٹ۔ مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت و مصلحت خود ان مجالس میں سے کسی مجلس کی بجائے صرف ایک یا دو یا زیادہ ناظم مقرر کرے اور مجلس نہ بنائے۔

اراکین مجلس معتمدین

(۷) مجلس معتمدین کے اراکین کی تعداد چودہ سے کم نہ ہوگی اور سب کے سب احمدی ہوں گے۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان چودہ اراکین میں سے دو ممبر ایسے ہوں گے۔ جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف ہوں۔ تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

اراکین مجلس معتمدین کا تقرر

(۸) اراکین مجلس کا تقرر۔ حسب ضرورت جدید انتخاب یا ان کا اخراج یا تعداد اراکین میں کمی بیشی کل عالی حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود بانی سلسلہ علیہ اپنی زندگی میں خود کریں گے۔

(۹) عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یا ان کی زندگی میں ان کی اجازت سے کمی بیشی تعداد ممبران تقرر ممبران۔ یا اخراج یا انتخاب جدید حسب ذیل ہوگا۔

(الف) جس قدر اراکین مجلس معتمدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مقرر ہو چکے ہیں اور وہ آخری وقت تک خارج نہیں ہوئے۔ وہ بدستور ممبر سمجھے جائیں گے۔

(ب) اراکین مجلس معتمدین لائف ممبر ہوں گے۔

(ج) جدید تقرر۔ یا اخراج باتفاق رائے ۳/۴ ممبران موجود کے ہوگا۔ ممبران کے ۳/۴ لینے میں جو کسر ہوگی وہ پورا ممبر سمجھا جائیگا

(د) ممبران کی تعداد میں کمی بیشی باتفاق رائے کل ممبران موجودہ ہوگی

(ہ) نئے تقرر کے وقت انتخاب سے چھ ہفتہ پہلے ہر ایک مقامی انجمن احمدیہ کو مجلس معتمدین کی طرف سے جدید تقرر کی اطلاع دی جاوے گی اور وہ انجمنیں تاریخ اطلاع سے چار ہفتے کے اندر امیدواران اپنی طرف سے تجویز کر کے اس کی اطلاع سکرٹری کو دیں گے۔ اور سکرٹری ان کا علم پانچویں ہفتہ میں کل موجودہ اراکین مجلس معتمدین کو دیگا۔ اور وہ چھ ہفتہ گذرنے کے بعد مقامی انجمنوں کے تجویز کردہ امیدواران میں سے حسب ضرورت انتخاب کریں گے

نوٹ۔ ایسے تقرر کے لئے امیدوار تجویز کرنے کا حق صرف اسی مقامی انجمن احمدیہ کو حاصل ہوگا۔ جس کو مجلس معتمدین پہلے سے بذریعہ سارٹیفکٹ ایسی اجازت دیگی۔

عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۰) پریزیڈنٹ ایک

جنرل سکرٹری ایک

قانونی مشیر۔ ایک

نوٹ۔ ان عہدیداران کے علاوہ مجلس کو اختیار ہوگا کہ وہ ایک محاسب مقرر کرے۔ جو کل حسابات کی وقتاً فوقتاً پڑتال کرے۔ یہ محاسب ضروری نہیں کہ ممبران مجلس ہی سے ہو

فرائض عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۱) فرائض عہدیداران حسب ذیل ہوں گے

(الف) پریزیڈنٹ۔ مجلس معتمدین کا ہر ایک جلسہ بصدارت پریزیڈنٹ ہوگا۔ اور اس کی غیر حاضری میں حاضر جلسہ ممبران میں سے باتفاق رائے دیگر کوئی ممبر بطور پریزیڈنٹ کام کرے گا۔ اور کل روئداد جلسہ گذشتہ ان کے دستخط سے منظور ہوگی۔

(ب) سکرٹری۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت۔ سکرٹری کریگا۔ جس میں دیگر مجالس کے سکرٹری اس کو مدد دیں گے۔ جلسہ کا انعقاد جلسہ کی روئداد کا لکھنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دیگر ان تمام خدمات کا بجالانا۔ جن کا ذکر ان قواعد میں اس کی ذات کے متعلق کیا گیا ہے۔

(ج) قانونی مشیر۔ ہر ایک معاملہ قانونی میں رائے دینا انتقال یا حصول جائیداد یا اجارہ وغیرہ کے لئے متعلق مسودات بنانا ہر قسم کے مقدمات جو صدر انجمن احمدیہ کو کرنے ہوں ان میں پیروی کرنا یا کرانا وغیرہ۔

مجلس معتمدین کے حقوق اور فرائض

(۱۲) مجلس معتمدین کے حقوق و فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) کل جائیداد جو صدر انجمن احمدیہ یا اس کی کوئی شاخ کسی وقت جگہ حاصل کرے۔ اس پر مالکانہ اختیار مجلس ہذا کو ہوگا۔ اور جو جائیداد آئندہ حاصل کی جائے گی یا فروخت یا اجارہ پر دی جائیگی وہ مجلس ہذا کی طرف سے سکرٹری مجلس کے نام پر ہوگی۔ اسی طرح آئندہ جس قدر وصیتیں یا ہبہ یا زکوۃ یا مختلف مدات سلسلہ احمدیہ کی آمدنیاں ہوں گی۔ وہ سب مجلس معتمدین کے نام پہنچیں گی

(ب) مجلس ہذا کا اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے امور بالا مندرجہ ضمن الف فقرہ ۱۲ کے انتظام کے لئے اس کام کو کسی ماتحت مجلس کے سپرد کرے یا اس کا کوئی اور انتظام کرے

(ج) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ ان فرائض کے سرانجام دینے کے لئے کام کے بڑھ جانے پر اپنے عہدیداران آنریری یا باہشاہرہ رکھے۔ مشاہرہ سے کسی ممبر یا عہدیدار مجلس ہذا کی حیثیت میں فرق نہ آئیگا۔

(د) کل مقامی انجمنہائے احمدیہ کی نگرانی جہاں کہیں وہ انجمنیں ہوں مجلس ہذا کے ماتحت ہو گی۔ اور ان کے معاملات میں دخل دینے کا حق اُسے حاصل ہوگا۔ مجلس ہذا کے فیصلہ جات کی کل انجمنیں پابند ہوں گی۔

(ہ) صدر انجمن احمدیہ کے لئے نئے قواعد مرتب کرنا یا موجودہ قواعد متعلقہ انجمن ہذا کی ترمیم و تنسیخ اسی مجلس کے ہاتھ ہوگی۔

(و) ماتحت مجالس کے علیحدہ کے لئے قواعد بنانا اور ان کے لئے عہدیدار تجویز کرنا۔ یا موجودہ عہدیداران کو برطرف کرنا۔

(ز) مقامی انجمنہائے احمدیہ کے مرتبہ قواعد کو منظور کرنا اور ان کو انتخاب ممبران مجلس معتمدین کے لئے سفارش کرنیکا حق دینا۔

(ح) ماتحت مجلسوں کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کرنا یا اس میں تغیر و تبدل کرنا۔

(ط) مجلس معتمدین کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ جائیداد انجمن کو بجز اغراض انجمن کسی اور غرض میں خرچ کرے۔ لیکن وہ اس امر کی مجاز ہوگی۔ کہ سرمایہ انجمن کی افزائش کے لئے ان اموال کو بذریعہ تجارت یا اور کسی طرح ترقی دے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرمی معظمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
مین سنہ ۱۹۰۶ء کی قیمت بدر منشی محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکا ہون ۔ جو مین ان کو چھوڑتا ہون ۔ بدر کا پرچہ اب آپ میرے نام روانہ فرماوین ۔ وہ سنہ ۱۹۰۶ء کی پیشگی قیمت کے واسطے دی پی کر دین ۔ والسلام ۔ خاکسار عبد الرحمان کلکتہ

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ابتدائے جنوری سنہ ۶ء سے اخبار بدر بنام میان ودہاوا سکنہ موضع مہدی پور ۔ ڈاک خانہ کلاس والہ ۔ ضلع سیالکوٹ جاری فرماوین ۔ والسلام ۔ خاکسار ابو محمد عبد اللہ کھیوہ

(۳) بابو محمد امین صاحب طالب علم ویٹرنری کالج نے ایک اور خریدار دیا ۔ فضل حق صاحب ۔ چھاونی ملتان ۔ محلہ لوان شہر معرفت مستری کریم بخش ۔

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرم ومعظم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جب سے بدر میرے نام جاری ہوا ہے ۔ مین خدا کے فضل سے اس کو خاص محبت اور شوق سے پڑھتا ہون ۔ اس کی بہتری اور ترقی اشاعت میری عین دلی آرزو ہے ۔ مین اس کے لئے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہون ۔ اسی واسطے اپنے اخبار بعد پڑھنے کے دوستون کو بطور نمونہ کے مطالعہ کے واسطے بھیجدیتا ہون ۔ خدا چاہے تو مین اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہونگا ۔ انشاء اللہ ۔ فی الحال ایک اخبار میرے چھوٹے بھائی کے نام مفصلہ ذیل پتہ پر جاری فرماوین ۔ اور قیمت بذریعہ دی پی اس سے وصول فرماوین ۔ پتہ اس کا یہ ہے ۔ ڈاکٹر مرزا عزیز الدین صاحب اپنیل اسسٹنٹ کنٹنل ڈسپنسری سرگودہ

(۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اخویم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واضح ہو ۔ کہ آپ براہ مہربانی اخبار بدر زر سالانہ ؏۲ کا دی پی مسمی مولوی محمد عبد القادر صاحب بمقام بوڈ گاؤن منجو ضلع اکولہ ملک برار بلا توقف روانہ کر دیجیئے گا ۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب ممدوح اپنے محسن ہین ۔ جہان تک ممکن ہو بملاحظہ عریضہ ہذا کے بہت جلدی وی پی اخبار بدر کا کر دین ۔ جس کا زر سالانہ ؏۲ ہے اور مجھکو اطلاعاً تحریر فرماوین ۔ اور ان کا نام درج رجسٹر کر لین ۔ والسلام
خاکسار حافظ ضیا احمد اکولہ

(۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مخدومی ومکرمی محبی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ۔ مولیٰ کریم بدر کو روز بروز ترقی عطا فرمائے ۔ مین بھی آپ کو ایک خریدار دیتا ہون ۔ جو ؏۲ پر بدر کا خریدار ہوا ہے ۔ آپ اس کو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کے جو نمبر چھپے ہین ۔ ارسال فرمادین ۔ پتہ خریدار بدر ۔ مولوی نور محمد صاحب چاہ اڑاںوالہ ۔ موضع امیر پور ۔ ڈاک خانہ کبیر والہ ضلع ملتان اور یکم اپریل کا پہلا پرچہ دی پی بھیجکر قیمت وصول فرمالین ۔
میرے نام آپ نے سال گذشتہ سے ۲۴ ۔ اگست سنہ ۵ء کو بدر جاری کیا تہا ۔ اس تاریخ سے کر یکم جنوری سنہ ۶ء تک جو قیمت بدر ہے تحریر فرمادین ۔ جو بقایا آپ کو بھیجدون نئے سال کی قیمت بھی انشاء اللہ بھیجدونگا ۔ والسلام
خاکسار نور احمد مدرس مدرسہ امدادی لبستی وریام

(۷) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے نام اخبار بدر جاری کر دین اور پہلا پرچہ دی پی کر دین ۔ بلکہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء سے تمام پرچے اکٹھے کر کے دی پی کر دین ۔
مستری عنایت الدین ۔ اندرون بہاٹی دروازہ لاہور

(۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار بدر کا ایک پرچہ ایک سال کے لئے میری طرف سے مولوی محمد فاضل ۔ ہالووالہ ۔ کبیر والہ ملتان کے نام جاری کر دیوین ۔ اور پہلا پرچہ دی پی قیمت طلب میرے نام بھیجکر وصول فرمالیوین ۔ رسید کارڈ دی پی میرے نام بھیجکر رقم وصول کر لین ۔ پہر ان کے نام حسب معمول سال تک پرچہ جاری رکہین ۔ والسلام
خاکسار شیخ محمود دین ۔ سوداگر کپاس ۔ کبیر والہ ۔ ملتان

(۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
جناب بہائی صاحب مفتی محمد صادق
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ قطعہ خط قبل ازین بخدمت آنجناب ارسال کر چکا ہون ۔ غالباً ملاحظہ جناب سے گذرا ہوگا ۔ تابعدار کے واسطے آپنے ضرور دعا کی ہوگی ۔ مین آج کل مبتلا مرض . . . . ہون ۔ اللہ کا شکر ہے ۔ جس حال مین پروردگار رکھے ۔ راضی برضائے مولا ہون ۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے ۔ اس مسیح موعود کی صداقت کے ساتہہ دنیا سے ساتہ ایمان کے اٹہائے ۔ میرے واسطے جملہ برادران احمدی جماعت کو بذریعہ تحریر بدر دعائے خیر سے یاد شاد فرماوین ۔ آپ خود بہی اور جناب مولا مولوی حکیم نور الدین صاحب حکیم الامت سے دعا کے واسطے توجہ دلادین ۔ اور اگر موقعہ مناسب ہو تو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بہی ۔ کیونکہ مین حضور کا خادم ہون ۔ حضور کی دعا میرے حق مین بہترین ہوا ہے ۔ میری تو یہ نیت تہی ۔ کہ قادیان مین میرا خاتمہ ہوتا ۔ زیر قدم مبارک مسیح موعود ۔ اب آیندہ جو خدا کو منظور بہتر ہے ۔ مین نے آپ کے واسطے ایک خریدار پیدا کئے ہین ۔

نمونہ کا پرچہ بذریعہ دی پی ارسال فرمائیے ۔ ان کا پتہ یہ ہے ۔ سید موسے قاسم حاجی والا ۔ بمبئی ۔ بھولیسر مارکیٹ ۔
خاکسار محمد عبد الرحمان ۔ بمبئی ۔

بنگالہ کے متعلق حضرت مسیح کی پیشگوئی صفحہ دوم پر دیکھو

کیونکہ عیسائیوں کا خداوند مسیح ان کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ مجرم کو انتقام لئے بغیر معاف کرو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی تمہاری گال پر طمانچہ مار کر قانون اخلاق کی نافرمانی کرے۔ تو تم انتقام مت لو۔ بلکہ اپنی دوسری گال اس کے آگے کر دو۔ مسیح جس خدائی صفت کو دنیا میں لایا تھا۔ وہ تو معافی کے لئے انتقام اور معاوضہ اور کفارہ کی ضرورت سے بری تھی۔ اس نے اپنے مجرموں پر کمال شفقت اور نرمی اور حلم اور رحم کرنا سکھلانا چاہا تھا۔ تو کیا اس کی یہ نرمی سکھانا عیسائیوں کی طرف سے اس سلوک کی مستحق ہے۔ کہ اس پر لعنتوں کا بوجھ ڈال دیا جائے۔ راقم مضمون نے دو پہلو انتخاب کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسیح کی زندگی (عیسائیوں نے) خدا کے ہاتھ گناہوں کے عوض فروخت کر کے نجات خریدی۔ اور دوسرے یہ کہ مسیح نے جان بوجھ کر سولی پر چڑھ کر موت منظور کی۔ یہ دونوں پہلو نہایت شرمناک نتائج کا پیش خیمہ ہیں۔ کیونکہ جو شخص کسی انسان کو کسی کے ہاتھ بیچتا ہے۔ وہ اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۱ سات سال کی قید اور جرمانہ کی سزا دیتی ہے۔ اور ہماری عادل گورنمنٹ انگریزی نے ایک بڑا فخر جو دنیا میں حاصل کیا ہے وہ بردہ انسان فروشی کی رسم کا انسداد ہے۔ اگر عیسائی صاحبان نے مسیح کو بیچ کر خود کچھ عوض حاصل کیا ہے۔ تو وہ بھی ایسے ہی جرم کے مرتکب ہوئے۔

اور اگر یہ بات تسلیم کی جاوے۔ کہ اس نے اپنے آپ کو خود ہلاک کیا۔ تو وہ خودکشی کی تعریف میں آتا ہے۔ کیونکہ ویبسٹر کی انگریزی ڈکشنری سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص صحت حواس اور تمیز اور بلوغت کی حالت میں جان بوجھ کر اپنی جان ہلاک کرے۔ وہ خودکشی کرتا ہے۔ اور اس کے تدارک کے لئے سرکار انگریزی کی بنائی ہوئی تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۰۵ موجود ہے۔ اگر ایسا واقعہ سرکار انگریزی کے عہد میں ہوتا۔ تو خدا معلوم قانون اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا۔

اور منطق تقابل پر زور دے کر ابدی زندگی کی قدر کے لئے حیات مستعارہ کا مزہ چکھنا ضروری ٹھہرانے سے گرے کلارک صاحب نتیجہ کو متعدی ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر یہ ضروری ہی ہو۔ تو بھی تو اس کا فائدہ صرف مسیح کی ذات تک ہی محدود رہتا ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور یہ کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں لذات کو چکھنے کے لئے مسیح ہو۔ اور ان کا اثر دوسرے لوگوں میں پہنچ جائے۔

گناہوں کا فدیہ طلب کرنا نہایت خفت اور بخل کا کام ہے۔ اور اس قانون فطرت کے خلاف ہے۔ جس پر انسان کو مفطور کیا گیا ہے۔ لیکن اگر بالفرض کسی فدیہ کی ضرورت کو مان بھی لیا جاوے۔ تو ایسے فدیہ کے لئے کسی کی جان تجویز کرنا ایک سخت حماقت ہے۔ مسیح کی خودکشی کو دنیا کے گناہگاروں کے گناہوں کا معاوضہ سمجھنا معلوم نہیں کس عقلمندی پر مبنی ہے وہ بیچارہ جو بقول عیسائی صاحبان کو چہ گناہ سے بالکل ناآشنا تھا۔ اس کے سر پر ساری دنیا کے گناہوں کی گٹھڑی کس انصاف سے رکھدی گئی۔ اور یہ بات کہ مسیح نے اپنے تئیں آپ اس فدیہ کے لئے پیش کیا محض افترا معلوم ہوتی ہے کیونکہ عہدنامہ اس پہلو میں ساکت ہے۔ اور اگر اس نے ایسا کیا ہے تو وہ بھی حماقت ہے۔ کیونکہ قانون معاوضہ اس کی جان کو دنیا کے گناہوں کے بدلہ میں لینے کا تقاضا نہیں کرتا۔ اور یہ بات بھی غلط ہے۔ کہ اس کے کفارہ نے گناہ کے اثر مٹا دیا۔ جیسا کہ راقم مضمون نے لکھا ہے۔ اصل منشائے کفارہ یہ ہے۔ کہ انسان کو اس منزل تک واپس پہنچا دے۔ جہاں پر یہ گناہ کرنے سے پہلے موجود تھا۔ اور اس امر میں آدم اور حوا کا حوالہ دیا ہے۔ اب جہاں گناہ کرنے سے پہلے آدم و حوا تھے۔ وہ مقام ایسا پاکیزہ تھا۔ کہ وہاں کوئی جرم اور گناہ سرزد نہیں ہو سکتا تھا۔ اور کفارہ کا اثر بھی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اس کے بعد دنیا ایک ایسے بہشت میں داخل ہو جاوے۔ جہاں پہلے آدم اور حوا تھے۔ اور جہاں گناہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ بجائے اس کے اس کفارہ کے ماننے والے تمام دنیا کے گنہگاروں سے بڑھ کر گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جس کی تشریح کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ تو پھر جبکہ یہ نتیجہ موہومہ ہی حاصل نہیں۔ تو اس کو موثر ہی کیسے کہہ سکتے ہیں اور اور جب یہ موثر ہی نہیں۔ تو غلط اور لغو ٹھیرتا ہے۔

یسوع کی بے گناہی میں اوصاف کفارہ کا مرکوز ہونے کا مسئلہ بھی غلط ٹھیرتا ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ اپنے آپ کو آپ ہی بے گناہ سمجھتا ہے۔ اور نہ ہی دوسرے لوگ اس کے دوست اور رشتہ دار اور ہمسائے اس بات پر گواہی دیتے ہیں۔ وہ تو نیک ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اور انبیاء کی توہین۔ اور شراب خوری اور والدہ کی بے ادبی۔ اور لوگوں کے کھیتوں کی چوری وغیرہ جرائم کا مرتکب اور محرک ثابت ہوتا ہے۔ پس نہ وہ بے گناہ ہے۔ اور نہ وہ کفارہ ہو سکتا ہے۔

(باقی پھر کبھی)

خاکسار معراج الدین عمر احمدی۔ قادیان۔ ۸ فروری ۱۹۰۶ء

حضرت مسیح کی خدمت میں ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

بعد از السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم تین شخص جماعت احمدیہ مقام مونگ ضلع گوجرات سے تین مدت سے حاضر حضور ہوئے ہیں۔ اپنے عرض حال کے واسطے کوئی موقع اور وقت ایسا کہ ملا نہیں آیا۔ جو اپنے حالات زبانی حضور میں عرض کئے جاتے۔ اس لئے یہ عریضہ خدمت حضور میں پیش کرتے ہیں۔ اول میں مسمی عبداللہ منہج اپنا عرض حال کرتا ہوں کہ مجھ کو حضور سے بیعت ہوئے عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال کا گذرا ہے۔ اس عرصہ میں مخالفین نے اکثر تکالیف پہنچائی ہیں۔ اور اب بھی پہنچا رہے ہیں۔ کاروبار دنیوی میں بھی ہر طرح سے روک ڈال رہے ہیں۔ غرضیکہ ہر طرح سے نقصان پہنچانے میں کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ خاص رشتہ دار بھی میرے دشمن ہو گئے ہیں۔ مجھ کو وہاں پر نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ کسی صورت سے مجھ کو وہاں پر گذارہ کرنا نظر نہیں آتا۔ بطور وہاں پر مجبور ہو گیا ہوں۔ اور میری طبیعت بھی خود ان لوگوں سے بیزار ہے۔ میں خود ان میں رہنا نہیں چاہتا۔ مگر مجبور پڑا ہوا ہوں۔ اب میری بابت جیسا کچھ حضور انور مناسب سمجھیں حکم فرماویں۔ اب مجھ کو کیا کرنا چاہیئے۔ جیسا حکم ہو عمل میں لاؤں۔ دوسرا میرا بھائی احمد دین ہے۔ اس کی بھی ایسی ہی حالت ہے وہ بھی وہاں پر رہنا نہیں چاہتا۔ اور تیسرا امام الدین نامی کشمیری ہے۔ اس کو وہاں پر ہماری جیسی تکلیف تو نہیں ہے۔ مگر دعا کے واسطے وہ بھی عرض کرتا ہے۔ کیونکہ مخالف زیادہ ہیں۔ اور ہم صرف تین شخص احمدی ہیں۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ بے صبری نہ کریں۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کریں اور نیک سلوک سے پیش آویں۔ اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقاید کی خوبی اور راستی ان کے ذہن نشین کریں۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلاویں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آ جاویں۔ بہرحال بے صبری نہیں کرنی چاہیئے۔ اور کچھ صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے دشمنوں کے حق میں ہدایت کی بھی دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اور وہ لوگ اندھے اور دیوانہ ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ آنکھ کھلے۔ تب حقیقت کو پہچان لیں۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ نے مجھے ایک بڑی نشان کا وعدہ دیا ہے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ ایک سخت زلزلہ ہو گا۔ جو دنیا کے دلوں کو ہلا دے گا۔ اور وہ بہت سخت ہو گا۔ بہتیرے اس کے صدمہ سے دنیا سے گذر جائیں گے اور بہتیرے ایمان پائیں گے۔ مردے زندہ ہوں گے۔ اور زندے مریں گے۔ اور ضرور ہے۔ کہ جاہل لوگ اپنی ضد پر قایم رہیں جب تک خدا تعالیٰ کا وہ دن آوے اور ایک دنیا کو زیر و زبر کرے۔ سو اس وقت تک اپنے صبر اور نیک چلنی کا لوگوں کو نمونہ دکھاؤ۔ اور بدی کی جگہ نیکی کرو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر ہو۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ سب کے لئے دعا کروں گا۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد - ۹۔ فروری ۱۹۰۶ء

بھی وہ بڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن خوشی کی یہ بات ہے۔ کہ وہ بیکار بیٹھنا عیب جانتے ہیں۔ جفاکشی ان کی سرشت میں داخل ہے۔ تجارت ان کی نسبتہً وسیع ہے۔ اور صنعت و حرفت میں ہندوستانیوں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ پردہ کا ان میں بھی رواج ہے۔ شادی و غمی کی رسمیں اکثر سیدھی سادی اور مختصر ہیں۔ تعدد ازدواج و کثرت طلاق کا بہت شیوع ہے

مصری اخبار "الشرق" میں کاپی سے ایک دلچسپ مضمون ترجمہ ہو کر شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اب سے دس برس پیشتر روس میں تعلیمات کا انحصار فقط مذہبی تعلیم پر تھا۔ اور اس میں بھی حدیث و تفسیر ندارد معقولات۔ علم کلام اور زیادہ تر صرف و نحو فقہیات کی تعلیم ہوتی تھی۔ علم ادب کا بالکل رواج نہ تھا۔ اور علماء میں بہت کم ایسے مولوی ہوا کرتے تھے جو بلاتکلف عربی میں گفتگو کر سکتے ہوں۔ لیکن اب مسلمان ضروریات زمانہ سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور تمام مفید علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پورا قرآن شریف مع تفسیر کے پڑھایا جاتا ہے۔ اور حدیث و اصول حدیث کا درس بھی فقہ و اصول فقہ کی طرح ہونے لگا ہے۔ تاریخ اسلام اور اسلامی جغرافیہ کا پڑھنا ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے۔ ریاضی و سائنس پر زیادہ توجہ ہے۔ اور ادب میں یہ کیفیت ہے۔ کہ طلبہ مختلف عنوانوں پر جو پہلے متعین کر دئے جایا کرتے ہیں دارالعلوم میں بزبان عربی تقریر کرتے ہیں۔ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے۔ کہ علماء کا وہ پولیٹیکل جلسہ جو شیخ الاسلام کی صدارت میں اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مسلمانوں کو جنہوں نے جنگ جاپان میں پوری وفاداری سے کام کیا ہے۔ اپنے جائز مطالبات کو حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ روس سے کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہئیے۔ اور کیا روش اختیار کرنی چاہئے اور جس کی خبر "الشرق" مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۵ء میں چھپ چکی ہے اس میں ایک طالب العلم نے عربی زبان میں نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ "اسلام کی فلاسفی" پر تقریر کی تھی۔ اس تقریر کا ترجمہ روسی زبان میں اخباروں میں بھی شائع ہوا تھا۔ اور اخباروں نے معززین کو روشن خیالی پر تعجب کیا تھا۔ کہ ان ملایان خشک میں جو بجز مسائل عبادات کے اور کسی فن کی طرف توجہ نہیں رکھتے یا علمی مذاق کے ایک شخص کا نکلنا حیرت انگیز امر ہے

علاقہ قازان اور کریمیا میں ۳۴ لاکھ تاتاری مسلمان آباد ہیں۔ پہلے یہ لوگ نہایت وحشی جنگجو اور نیم خانہ بدوش خیال کئے جاتے تھے۔ اب ان کی نسبت پروفیسر ویمبری اپنے مضمون بعنوان "تاتاری مسلمانوں کی بیداری" میں لکھتا ہے۔ کہ اس وقت سلطنت روس میں کوئی فرقہ مسلمانوں جیسا صلح جو، محنتی، فرماں بردار، پابند مذہب، اور دیانت دار نہیں ہے ان میں بیشتر تاجر اور کاریگر ہیں۔ بعض ملازمت پیشہ بھی ہیں۔ ان کی دیانت داری اور وفاداری مسلم ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائی امرا بھی عموماً انہیں کو ملازم رکھتے ہیں اور عیسائیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب میں ایسے راسخ ہیں۔ کہ باوجود روسی حکومت کے سعی بلیغ کے جو ان کے جبراً عیسائی بنانے کے لئے کی جاتی تھی۔ ان کو الٹے یورپین روس کے بیابانی علاقوں کے بت پرست ہم قوموں پر روسی کلیسیا کے کوششوں کے برخلاف جس نے ان لوگوں کے عیسائی بنانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ وہ تاجروں کے بھیس میں ان علاقوں میں رات دن پھرتے ہیں۔ اور اپنے وعظ و نصائح سے بت پرست تاتاریوں کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔ چند سال ہوئے تاتاری علاقہ قزغز کے ایک مسلمان نے جرمن فلاسفر شوپن ہور کے فلسفہ اور انگریز کاتب ارونگ کی سوانح عمری حضرت محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) پر بسیط نکتہ چینی کر کے ایک مطول خط فارسی زبان میں مجھے بھیجا۔ تو میں اسے پڑھ کر دنگ رہ گیا۔ کہ یورپ کی نا ایقافہ ان لوگوں میں بھی پہنچ گئی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ ان پر نظر تنقید کر سکیں۔ لیکن اب تو میں اپنے تاتاری دوستوں کے خطوط اور ان کی مطبوعہ تالیفات کثرت سے موجودہ تمدن و تہذیب اور خیالات میں رنگی ہوئی دیکھتا ہوں۔ یورپین اور خاص کر انگریز جو ایشیائیوں کو ابھی تک خواب غفلت میں سمجھتے ہیں۔ ایک حد تک قابل معافی ہیں۔ ان کا ان لوگوں سے نہ چنداں تعلق ہے۔ نہ ان سے کوئی ہمدردی۔ پھر وہ ان کے خیالات سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں۔ سب سے زیادہ قابل تذکرہ ایک سفرنامہ ہے۔ جو محمد فاتح گلگالی نے ۱۹۰۴ء میں جب کہ وہ اورنبرگ کے مسلمانوں کی طرف سے نائب ہو کر باغچہ سرائے (واقع کریمیا) کے تاتاری اسلامی اخبار "ترجمان" کی بیسویں سالگرہ کے جلسہ میں شریک ہونے اور اس کے ایڈیٹر پرنس اسماعیل بک کو مبارکباد دینے کے لئے کریمیا گئے تھے۔ لکھا تھا جس میں اس سفر کے دلچسپ حالات درج ہیں۔ یہ سفرنامہ اورنبرگ کے ایک مطبع سے چھپ کر شائع ہوا ہے۔ محمد فاتح ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال آدمی ہے۔ مغربی معاشرت سے بخوبی واقف ہے۔ موجودہ زمانہ کے فاضلوں کے مثل معاملات پر غائر نظر ڈالتا ہے۔ اور ان سے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اس سفرنامہ سے اورنبرگ اور کریمیا کے درمیانی علاقوں کے روسی مسلمانوں کے حالات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حیرت انگیز تغیر کا جو مشرقی خیالات، مذہبی، اخلاقی اور سیاسی معاملات میں واقع ہوا ہے۔ بخوبی پتہ چلتا ہے۔ اس سفرنامہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایشیائی جن کو ہم وحشی اور جاہل کے لقب سے ممتاز کرتے ہیں۔ آج الوطن "الشرا" اور اسپنسر کے اقوال و مقالات اپنی دلائل کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ روسی تاتاری مسلمان یورپین علما اور فلاسفروں کی کتابیں اور خیالات ہی سے صرف آگاہ ہیں۔ بلکہ خود وہ بھی روشن خیال اور آزاد ہو گئے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے برخلاف یہاں جس عالم نے مروجہ رسم و رواج کے خلاف ذرا بھی اصلاح کی کوشش کی اور قوم میں نئی روح پھونکنی چاہی۔ چاروں طرف سے اس کی تکفیر ہونے لگی۔ اور نیچریت کا لقب اس کو دے دیا گیا) یہی تاتاری سیاح محمد فاتح مذہبی خیالات بھی نہایت وسیع و معقول رکھتا ہے۔ اور مسلمانوں سے سخت ناراض ہے۔ کہ وہ اپنی عمر ظاہرداری اور رسم و رواج میں گذار دیتے ہیں۔ اپنے مذہب کی اصلیت و غایت سے بے خبر ہیں۔ ایک مشہور شخص سے روسی مسلمانوں نے سوال کیا۔ کہ از روئے شرع ان کو کس قسم کا لباس پہننا چاہئیے۔ جواب دیا گیا۔ کہ رسول مقبول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) درزی یا فیشن کے استاد تو تھے نہیں۔ جو لباس و پوشاک کے متعلق بھی تفصیلی احکام صادر فرماتے۔ مذہب کو ایسے معاملات سے کوئی سروکار نہیں۔ وہ سیرت کی اصلاح کرتا ہے۔ ظاہری صورت کا دلدادہ نہیں۔ در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش۔ ان کا علم ادب موجودہ رنگ میں آ گیا ہے۔ جدید علوم و فنون اور سائنس کی مختلف شاخوں پر جو کتابیں ان کی زبان میں شائع ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ گذشتہ ۲۰ برس میں ایک سو زیادہ کتابیں شعر و سخن اور تاریخ وغیرہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ مغربی تعلیم دن بدن پھیل رہا ہے۔ اور یہ انقلابی اثر نہ صرف مشرقی ترکستان بلکہ صحرائے وسط ایشیا کے خانہ بدوش قبائل تک پہنچ گیا ہے۔ دریائے والگا کے نواحی تاتاریوں کی نسبت کریمیا اور جنوبی روس کے تاتاری نسبتاً زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔

اضلاع قاف میں تین لاکھ کی آبادی شیعہ مسلمانوں کی ہے داغستان میں بھی قریب ۵ لاکھ کے شیعہ آباد ہیں۔ اہل تسنن کے کل مذہبی امور کا فیصلہ قازان کے قاضی القضات کے یہاں ہوتا ہے۔ اور اہل تشیع کا مجتہد قاف کے یہاں

ابھی حال کا ذکر ہے کہ شیخ اسماعیل لمنوف آفندی نے شہر باغچہ سرائے واقع کریمیا میں ایک مدرسہ مسلمان مدرسین کی تعلیم کے لئے قائم کیا ہے۔ عربی علوم کے علاوہ مختلف یورپی زبانوں کی بھی تعلیم بھی امر میں لازمی کر دی گئی ہے۔ تاکہ متعلم ایک فاضل دینی و قومی اور ہر قسم کی ضروریات زندگی سے واقف ہو کر نکلے اور زندہ اقوام کی درسگاہوں کی شائستگی میں مقابلہ کر سکے۔ صاحب موصوف کے ساتھ اور بھی بزرگان قوم اس کار خیر میں مشغول ہیں۔

روسی مسلمان بھی ہندوستان کے مسلمانوں کی طرح زکوٰۃ کی رقم مختلف کاموں میں صرف کیا کرتے تھے۔ اور کسی خاص قاعدہ کے پابند نہ تھے۔ کہ اس سے فقط مستحقین کو فائدہ پہنچتا۔ حال میں ایک روسی امیر نے قوم سے درخواست کی ہے کہ زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی جاوے۔ یہ درخواست پسندیدگی سے دیکھی گئی۔ اور فوراً اس کے لئے ایک

کمیٹی قائم ہوئی اور نیز یہ قاعدہ بھی مقرر کیا گیا۔ کہ جو زکوۃ لینے کے مستحق ہوں وہ انجمن سے درخواست کریں۔ اور انجمن ہی مسلمانوں سے زکوۃ لیا کرے۔ تمام روسی مسلمانوں نے اس کو بخوشی قبول کر لیا ہے۔ اور اس کی پابندی کا وعدہ کیا ہے۔

مسلمان روسی گورنمنٹ کے ظلم سے سخت تنگ آ گئے تھے۔ جس نے ان کے کل سابقہ حقوق کو غصب کر لیا تھا اور ان کی مذہبی آزادی میں بھی دست اندازی شروع کر دی تھی جس سے مجبور ہو کر ان کو سلطنت عثمانیہ میں ہجرت کرانے کے سوا کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا۔ اور قریب ۸۰۰ لاکھ مسلمانوں کے گورنمنٹ عثمانیہ کے ممالک میں ہجرت کر چکے تھے۔ اور آج تک اس ہجرت کا سلسلہ بند نہ ہوا تھا۔ کہ جنگ روس و جاپان چھڑ گئی۔ روسی فوجی ملازمت جیسے عیسائیوں پر لازمی ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں پر ہے۔ کیتھرائن کے عہد میں مسلمانوں کے ۲ ڈویژن طیار کئے گئے تھے۔ ان کی شجاعت و بہادری اور وفاداری اس قدر مسلم تھی۔ کہ اسکندر دوم نے ۱۰ کے ۱۲ ڈویژن بنائے۔ انہیں کل فوجی عہدہ بلا امتیاز قومیت و مذہب دئے گئے۔ فی الحال روسی فوج میں بہت سے مسلمان افسر ہیں۔ دوران جنگ میں روس کے کل فرقوں میں بغاوت کے آثار کم و بیش نمایاں ہوئے۔ اور جا بجا روسی رعایا نے بلوے اور فساد کئے اور روسی گورنمنٹ سے دہمکی دے کر آزادی کا مطالبہ کیا یہ سب بلوے فساد عموماً عیسائیوں نے کئے مسلمان اس سے بالکل محترز رہے اور حتے الوسع اپنی گورنمنٹ کی مدد کرتے رہے۔ لیکن ظلم کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ جب روسی مظالم حد برداشت سے متجاوز ہو گئے۔ تو انہوں نے بھی با ادب تمام ایک درخواست شہنشاہ روس کی خدمت میں ارسال کی اور اپنے سابقہ حقوق کی بازخواست چاہی اور مذہبی آزادی دیئے جانے کی درخواست کی۔ چونکہ مسلمان دوران جنگ میں گورنمنٹ کے خیر خواہ رہے تھے۔ اور اپنے عیسائی بھائیوں کی طرح انہوں نے ملک میں شر و فساد نہ پھیلایا تھا۔ اور زار روس کو دھمکیاں دے کر اور اس کے وزرا کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر انقلاب حکومت کی خواہش نہیں کی تھی۔ بلکہ مودبانہ ایک عرضی میں اپنے جایز حقوق کی جو کچھ عرصہ سے گورنمنٹ نے ضبط کر لئے تھے۔ پھر واپس دیئے جانے کی خیر خواہانہ لہجے پر درخواست کی تھی۔ لہذا زار روس نے توجہ کر کے حکم دیا ہے۔ کہ روسی مسلمانوں کو بھی عام طور سے روسیوں کے برابر حقوق دیئے جاویں۔ چنانچہ فرمان مذکور کی دفعہ ۷ کا یہی مطلب ہے۔ ناظم داخلیہ کو یہ بھی حکم ملا ہے کہ اپنی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کر کے روسی مسلمانوں کی جلا وطنی کے اسباب میں غور کرے اور ان کو ایسے حقوق دئے جاویں جس سے یہ شکایت جاتی رہے اور وہ تخت روس کے ساتھ اخلاص رکھیں اور قوموں کی طرح جلائے وطن سے باز رہیں۔

رسید زر

- فروری ۱۹۰۶ء نمبر ۱۲۶ شیخ عبدالرحمان صاحب — ے
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۲۱ حکیم شاہ نواز صاحب — عا
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۴۰ محمد شفیع صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۲۱ منشی رحیم بخش صاحب — عا/
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۳۲۵ مولوی چراغ الدین صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۳۷ میاں غلام حسین صاحب — عا/
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۴۷ مرزا محمود علی صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۰۶ میاں عبدالصمد صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۶۷ چودہری کرم الہی صاحب — ے/
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۷۲ بابو فخرالدین صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۵۵ میاں رحیم بخش صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۳۲۵ شیخ خدا بخش صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۳۹ سید مظہر علی صاحب — ے/
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۵۲۶ بابو عبدالرحمان صاحب — ے/
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۱۵۸ بابو الٰہی بخش صاحب — عا/
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۵۱۳ ذوالفقار علی خان صاحب — ے/
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۹۲ منشی گوہر علی صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۲۶ فوجدار خان صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ عبدالوہاب صاحب — عا
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۷۵ عبدالکریم صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۳۸۱ گلزار محمد صاحب — عا/۱۲
- ۔ ۔ ۔ ۔ عزیز الدین صاحب — عا/۱۲

عام اخبار

امیر صاحب کابل نے غالباً ورنگ پر حسب معمول وزراء اپنی قلمرو میں سیاحت کشمیر میں عین آغاز بہار میں ۲۴ گھنٹہ برفباری ہوئی۔ برف دو گز سے زیادہ ہوئی تھی۔

اسلام آباد کشمیر میں پچھلے ہفتہ سخت آگ لگی۔ دفتر بندوبست جل گیا۔ کاغذات بچا لئے۔

رنگون کے مقدمہ اغوا میں تمام ملزم بری ہو گئے جیوری نے قرار دیا کہ وہ بے قصور ہیں۔

حضور نظام کی بڑی دختر فوت ہو گئیں۔ پرنس آف ویلز کے جلسوں میں ناگہانی بے لطفی تھی۔

دختر صاحبہ نظام کی عمر ۲۲ سال تھی نکاح کی تیاریاں بھی گرم تھیں مرض معمولی اور یکہ تھی۔

وسط ہند میں ۵۴ ہزار خیراتی کاموں پر۔ اجمیر مرواڑہ ۲۴ ہزار راجپوتانہ ۵۳ ہزار۔

جمعہ کو رنگون میں چاول کا عظیم دخانی کارخانہ جل کر راکھ ہوا نقصان دس لاکھ ہے۔

شاہ سپین کا بیاہ برٹش شاہزادی اینہ کے ساتھ ۲ جون کو ہوگا۔ اہل سپین نہایت بشاش۔

جمعہ گذشتہ کی خبر کہ روسی مقام پنزہ کا چیف انسپکٹر پولیس بھی قتل کیا گیا حالت بدستور ابتر۔

یمن میں ترکوں کے خلاف بغاوت کا سرغنہ محمود یحییٰ ہے وہ ابھی تک مغلوب نہیں کیا گیا ہے۔

مورا کو کی کنفرنس میں تمام طاقتیں فرنچ حقوق کی طرف دار ہیں جرمن دعوے فضول سمجھے گئے ہیں۔

روسی فرانسیسی اتحاد۔ مجلس مقننہ فرانس میں فرانسیسی روسی تجارتی معاہدہ کے متعلق جو بحث ہوئی اس سے سخت بے اطمینانی پیدا ہو گئی۔ تقریروں میں کہا گیا۔ کہ روس نے فرانسیسی نقدی امداد اتحاد کے معاوضہ میں کچھ بھی نہیں دیا۔ چونکہ روس کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے معاوضہ میں اس سے بھی رعایتیں حاصل کرنا چاہئیں۔

نیا جنگی جہاز (لنڈن ۹۔ فروری) "ڈریڈناٹ" نامی نئے جنگی جہاز کے متعلق جسے ملک معظم کل سمندر میں تیرا دیں گے اخبارات میں تفصیلی حالات شائع ہو رہے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں سب جہاز ہیچ ہیں۔

فرانس میں کلیسیا کے فساد۔ ایک سابق عہدہ دار و ایک طالب علم کو دو دو سال قید کی سزا اس وجہ سے بمقام وارسیلز ہوئی۔ کہ کلیسیا کے اثاثہ کی فہرست مرتب کرنے کے وقت فساد برپا کیا تھا۔

بغاوت یمن۔ (لنڈن ۱۱۔ فروری) ترکی فوجیں مجبور ہو کر قلعہ شکارا پر حملہ کرنے کا ارادہ فسخ کر دیا ہے یہ قلعہ یمن میں ایک ضروری مقام پر واقعہ ہے اور باغی اس پر قابض ہو رہے ہیں۔ ترکوں کی چار توپیں چھن گئیں۔ ایک پاشا قتل اور دوسرے زخمی ہوئے۔

حادثہ۔ پیر کے روز لورپول میں ٹریم سے گاڑی سے حادثہ ہوا۔ کئی لوگ زخمی ہوئے۔ مگر جان کی خیر رہی۔ ۲۶ آدمی ہسپتال میں بھیجے گئے جن میں صرف دس زیر معالجہ رکھے گئے۔ باقی مرہم پٹی کرنے کے بعد رخصت کر دئے گئے۔

آتشزدگی۔ ولسڈن میں فوجی گھوڑوں کے اصطبل کو آگ لگ گئی ہے ۱۰ گھوڑے جل کر مر گئے سو گھوڑے رسے تڑا کر بھاگ گئے ایک گھوڑے کی ٹکر سے ایک آدمی مر گیا۔ گھوڑے بمشکل قابو میں آئے۔

اس سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں۔

کہ انسانی زندگی و بقائے صحت کا دار و مدار صرف غذا پر ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ انسان اناج کا کیڑہ ہے۔ جب انسان کی غذا ہی کم ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے کمزوری۔ لاغری سستی اور زندگی تلخ ہو جانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ غذا کا کم ہو جانا دو صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک تو غذا کا کافی طور سے چبا نہ سکنا۔ اور دوسرے اس کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ یعنی کمزوری دندان اور ضعف معدہ۔ کہ جن کو اطباء نے ام الامراض اور سر چشمہ امراض لکھا ہے۔ اگرچہ آج کل کمزوری دندان اور ضعف معدہ عام مرض ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ اس کے علاج کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہ نہیں جانتے۔ کہ یہی مرض [illegible] باعث ہو کر [illegible] لا علاج ہو جاتی [illegible]۔ ہمارا سے

[illegible] منجن دندان

[illegible] دانت [illegible] گوشت [illegible] خون کا [illegible]۔ [illegible] دانت موتیوں کی طرح صاف چمکدار ہو جاتے ہیں۔ دانت گرنے سے محفوظ رہتے [illegible] نہیں [illegible] اس کا استعمال کرتے رہنا گویا ہر قسم کی امراض دندان سے ہمیشہ کے لئے بچنا ہے۔ ہمارا

چورن عزیزی یعنی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاء و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولا۔ درد شکم۔ پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ قولنج۔ ہیضہ۔ کھانسی۔ دردسر کھٹے ڈکاروں کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزہ پانی کا چھوٹنا۔ نفخ کا ہو جانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض معدہ و شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزہ خوشبودار۔ خون کا [illegible]۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھار دیتا ہے۔ علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں تو پیٹ کو اصلی حالت پہ لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے غذا دگنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز مالک کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت

لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توراۃ انجیل مروجہ سے۔ پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے قیمت [illegible] مجلد ہے۔

(۲) **[illegible] التفسیر** یعنی تفسیر القرآن [illegible] جس میں تمام [illegible] آیات قرآنی [illegible] نکات [illegible] گئے ہیں قیمت [illegible] مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** [illegible] اصل تفسیر القرآن کی نسبت [illegible] نکات زیادہ [illegible] مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible]

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں دیکھ کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے قیمت [illegible] (۸) **مفتاح العرب** [illegible] معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت [illegible]

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ و نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) [illegible] سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم اسرار الاعضاء (۱۳) علم تشریح (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم [illegible] کل قیمت [illegible] مجلد [illegible]۔ علاوہ محصول ڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]

(۱۱) **معین [illegible]** علم طب و ڈاکٹری کی کامل لغت سے طبع ثانی میں مرض کے ساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت [illegible]

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام دواؤں کا ذکر کامل طور پر درج ہے۔ قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آ جاتے ہیں۔ یا ماں اور دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible]

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی - یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ ہے۔

سنون دندان - تو اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت چھپتے ہوں منہ سے بدبو آتی ہو۔ دانت میں ایک [illegible] لگا [illegible] چمکتا ہوتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی بکس جو مدت [illegible] کو کافی ہے صرف ۴

سونے چاندی کی گولیاں - یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کو استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی رہ سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام لب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف ۴ (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ - منیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز لاہور سے باقاعدہ نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا۔ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

منیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں باہتمام صدر الدین [illegible] کے لئے چھاپا گیا۔